سوال

سات ماہ میں میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دی ہیں لیکن وہ شخص بہت دیندار ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ متعصب بھی بہت ہے، اوراس گھر کی تباہی کے ہمارے پاس کوئی بڑے اسباب بھی نہیں، ہماری زندگی بہت اچھی بسر ہورہی تھی لیکن اختلاف کے وقت دین والا ہونے کے باوجود کچھ نہیں سوچتا، اب میری اوراس کی زندگی کا یہ سبق ہے اور ہم ایک دوسرے سے محبت بھی بہت کرتے ہیں، اور ہماری خواہش ہے کہ اس سخت سبق کے بعد ہمارا آپس میں رجوع ہوجائے لیکن ہم خوفزدہ بھی ہیں، اور دین کے معاملہ میں حیلہ بازی سے کام نہیں لینا چاہتے، بعض علماء کرام نے ہمیں فتوی دیا ہے کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوئی لیکن ہم یقین کرنا چاہتے ہیں کہ واقع ایسا ہی ہے کیونکہ یہ طلاق جماع کے تقریبا دو گھنٹوں بعد ہوئی تھی اور پھر میں اس جماع سے ابھی پاک بھی نہیں ہوئی تھی، لیکن خاوند نے غسل کرلیا تھا، اور اسے علم نہ تھا کہ میں نے ابھی غسل کیا ہے یا نہیں، وہ اس وقت مجنون اور پاگل ہوچکا تھا اور جب اس نے مجھے طلاق دی تو مجھے مار بھی رہا تھا، لیکن اپنے ہوش و حواس میں تھا اور جو کچھ کہہ رہا تھا اسے سمجھتا بھی تھا کچھ علما نے ہمیں فتوی دیا ہے کہ یہ طلاق ساقط ہوجائیگی اس کی دلیل سورۃ الطلاق کی پہلی آیت دی ہے کہ ناپاکی کی حالت میں طلاق نہیں ہوتی لیکن کچھ علماء نے فتوی دیا ہے کہ یہ طلاق ہوگئی ہے اور مرد کو گناہ تو ہوگا لیکن طلاق ساقط نہیں ہوگی، برائے مہربانی ہمیں یہ بتائیں کہ ہم کیا کریں، کیا بالفعل فقہاء کی آراء میں اختلاف مسلمانوں کے لیے رحمت ہے، اور کیا میں اللہ کی حدود سے تجاوز کیے بغیر اپنے خاوند کے پاس واپس جا سکتی ہوں، جو بھی جواب دیں اس کو دلیل کے ساتھ ضرور واضح کریں اس سے قبل بھی مجھے دو طلاقیں ہوچکی ہیں، پہلی طلاق تو اس وقت ہوئی جب میں ابتدائی مہینوں میں ہی اپنا حمل گنوا بیٹھی، ہماری حالت بہت خراب تھی کیونکہ میرے لیے حمل ہونے کا تناسب بہت ہی کم ہے اور دوسری طلاق اس وقت ہوئی جب میں حیض کے آخری یوم میں تھی اور تقریبا پاک ہونے والی تھی لیکن کسی حد تک اس طلاق میں خاوند ٹھنڈا تھا، ہماری نفسیاتی حالت بہت خراب ہوچکی ہے، اور جو ہوا ہے ہم اس پر بہت زیادہ نادم ہیں، اور اللہ کو ناراض کیے بغیر ہم آپس میں رجوع کرنا چاہتے ہیں ہمیں یہ بتائیں کہ اس حالت میں دین کی رائے کیا ہے، اور اگر ہم علماء کی رائے پر عمل کریں کہ ہمارے لیے رجوع ہے تو کیا اس میں گناہ ہوگا جیسا کہ کچھ دوسرے علماء کا کہنا ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

طلاق اس طہر میں دینا مشروع ہے جس میں بیوی سے جماع نہ کیا گیا ہو، یعنی بیوی کو حیض اور نفاس سے طاہر ہونے کی حالت میں طلاق دی جائے اور اس طہر میں جماع بھی نہ کیا گیا ہو

لیکن حیض یا نفاس کی حالت میں یا پھر جس طہر میں جماع کیا گیا ہو اس طہر میں طلاق دینے کے مسئلہ میں فقہاء کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے، جمہور فقہاء کرام تو ان حالات میں دی گئی طلاق کے واقع ہونے کے قائل ہیں

لیکن بعض فقہاء کہتے ہیں یہ طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ یہ طلاق بدعی اور حرام ہے، اور اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب اپنی عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کے (دنوں کے) آغاز میں طلاق دو الطلاق (1) .

آیت کا معنی یہ ہے کہ : وہ جماع کے بغیر پاک ہوں، اس قول کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور اہل علم کی ایک جماعت نے اختیار کیا ہے، اور ہماری اس ویب سائٹ پر بھی یہی

قول معتمد ہے

مزید آپ سوال نمبر (106328) اور (72417) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں

جب آپ نے کسی ایسے عالم دین سے جس پر آپ کو اعتماد ہے اور اسے ثقہ سمجھتے ہیں سے فتوی لیا اور اس نے آپ کو تیسری طلاق واقع نہ ہونے کا فتوی دیا کیونکہ وہ ایسے طہر میں ہوئی جس میں جماع کیا گیا تھا تو اس فتوی پر عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں اور آپ اپنے خاوند کے پاس جا سکتی ہیں لیکن آئندہ طلاق کے الفاظ استعمال کرنے میں اجتناب کریں

اللہ سبحانہ و تعالی سب کو اپنی پسند اور رضا والے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب

127339